14012-کیا شہید کا نماز جنازہ ادا کیا جائے گا ؟

سوال

کیا کفار کے ساتھ معرکوں میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی ؟

پسندیدہ جواب

شہید وہ ہے جو کفار کے ساتھ لڑتے ہوئے اور اس کے سبب سے مرجائے.

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ طبع الکویت (272/26).

جمہور علماء کرام کا قول ہے کہ اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی جائیگی، یہ امام مالک، امام شافعی، اور امام احمد سے صحیح روایت میں قول یہی ہے.

دیکھیں : المغنی (334/2).

اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کی نماز جنازہ ادا نہیں فرمائی تھی"

دیکھیں : صحیح بخاری شریف حدیث نمبر (1347).

اور اس لیے بھی کہ نماز جنازہ کی حکمت یہ ہے کہ سفارش کی جائے، اور شہید کی قرض کے علاوہ ہر چیز معاف کر دی جاتی ہے، (لھذا وہ سفارش کا محتاج نہیں ہے)، صرف قرضہ اس کے ذمہ باقی رہ جاتا ہے.

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"جو شہداء معرکہ میں فوت ہوتے ہیں ان کی نماز جنازہ مطلقا مشروع نہیں، اور نہ ہی انہیں غسل دیا جائے گا؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کی نہ تو نماز جنازہ ادا کی اور نہ ہی انہیں غسل دیا"

اسے بخاری نے صحیح بخاری حدیث نمبر (1347) میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے.

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن باز (162/13).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(شہید) کی کوئی بھی نماز جنازہ ادا نہیں کرے گا، نہ تو عام لوگوں میں سے کوئی شخص اور نہ ہی امام اور امیر وغیرہ، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد میں سے کسی ایک کی بھی نماز جنازہ ادا نہیں کی تھی، اور اس لیے بھی کہ نماز جنازہ کی حکمت سفارش کرنا ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جو شخص بھی فوت ہو اور اس کی نماز جنازہ میں چالیس ایسے شخص ہوں جو اللہ تعالی کے ساتھ کچھ شرک نہ کرتے ہوں تو اللہ تعالی ان کی سفارش قبول کرتا ہے"

اور شھید کی قرض کے علاوہ ہر چیز معاف کر دی جاتی ہے؛ کیونکہ قرض شھادت سے ساقط نہیں ہوتا بلکہ وہ اس میت کے ذمہ باقی رہتا ہے، اگر میت کا ترکہ ہو اسے ادا کیا جائے گا، اور اگر ترکہ میں چھوڑا تو اگر اس میت نے قرض ادا کرنے کی نیت کر رکھی تھی تو اللہ تعالی اس کی جانب سے ادا کرے گا.

دیکھیں: الشرح الممتع (367/5).

اور بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ شھید کی نماز جنازہ ادا کرنا مشروع ہے- لیکن واجب نہیں- یہ امام احمد سے ایک روایت ہے.

دیکھیں: المغنی (334/2).

اس کی دلیل مندرجہ ذیل احادیث میں ہے:

1- شداد بن ھاد رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر ایمان قبول کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کر لی، پھر کہنے لگا: میں آپ کے ساتھ ہجرت کرتا ہوں، پھر وہ کچھ دیر رکے، اور پھر دشمن کی لڑائی کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے، تو اس شخص کو اٹھا کر لایا گیا تو اسے تیر لگا ہوا تھا، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے جبہ میں کفن دیا، اور پھر آگے بڑھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھائی..."

اسے نسائی نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے احکام الجنائز صفحہ نمبر (82) میں صحیح قرار دیا ہے..

2- عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنھما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معرکہ احد کے دن حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کے متعلق حکم دیا تو انہیں ایک چادر کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا، اور پھر ان کی نماز جنازہ پڑھائی تو اس میں نو تکبیریں کہیں، اور پھر باقی شھداء کو لایا جاتا اور ان کے ساتھ ان کی بھی نماز جنازہ ادا کرتے"

اسے طحاوی نے معانی الآثار (290/1) میں روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے احکام الجنائز صفحہ نمبر (82) میں حسن کہا ہے.

اور اس قول کو اختیار کرنے والوں میں علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی بھی شامل ہیں.

دیکھیں: احکام الجنائز صفحہ نمبر (81).

واللہ اعلم.